سندھ میں سلسلۂ سہروردیہ کی تبلیغ و اشاعت

سندھ میں مخدوم نوحؒ کے نام سے دو اولیائے کرام گذرے ہیں۔ حضرت شیخ نوح بھکریؒ[1] اور حضرت مخدوم نوح ہالائیؒ[2]۔ یہ دونوں بزرگانِ دین طریقت و سلوک میں سلسلۂ سہروردیہ کے مبلغ اعظم تھے۔ حضرت مخدوم نوح بھکری نے ساتویں صدی ہجری میں سرزمینِ سندھ میں سلسلہ سہروردیہ کی داغ بیل ڈالی۔ مخدوم نوح ہالائی نے دسویں صدی ہجری میں اس سلسلہ کو تکمیل تک پہنچایا۔ ان بزرگوں کی بدولت سہروردی طریقت کے ہزاروں صوفیائے کرام اور علمائے عظام نے سندھ کے گوشے گوشے میں بے شمار انسانوں کے دلوں کو کفر والحاد کے بجائے توحیدِ الٰہی اور تعلیمات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار سے منور کیا۔

شیخ الشیوخ، تاجِ اولیاء حضرت شیخ نوح بھکریؒ سندھ میں سہروردی طریقت کے بانی تھے آپ نے غوث العالم حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی (۵۷۸-۶۶۶ھ) سے پہلے حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی (۱۱۴۴-۱۲۳۴ھ) کے دست مبارک پر بیعت کی اور خرقۂ خلافت حاصل کرنے کے بعد اپنے پیر و مرشد کے حسب ہدایت سندھ میں آکر رشد و ہدایت کا چراغ روشن کیا۔

سندھ کے مشہور مورخ و تذکرہ نگار میر علی شیر قانع ٹھٹھوی لکھتے ہیں:

"شیخ الشیوخ شیخ نوح بھکری سہروردی از اجل اولیائے سندو کمل مریدان شیخ شہاب الدین سہروردی است، در فرشتہ کہ بھکر قدیم است سکونت داشتہ"[3]

حدیقۃ الاولیاء میں شیخ نوح بھکری کا تذکرہ ان الفاظ میں ملتا ہے۔

"آں بزرگوار نامدار، ہمہ دفترِ مشائخ کبار، صاحبِ توفیق، فارسِ مضمار تحقیق شیخ الشیوخ شیخ نوح بھکری قدس سرہٗ از جملہ اولیائے کرام و مشائخ عظام سندھ بود و از خرقۂ مقبولان از شہاب الحق والدین برہان الصدق والیقین شہاب الدین گرفتہ۔"[۳]

بزمِ صوفیہ میں شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کی نسبت سے شیخ نوح بھکری کا سلسلۂ طریقت کچھ اس طرح درج ہے:

"شیخ نوح بھکری، شیخ شہاب الدین سہروردی، شیخ ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی شیخ وجیہہ الدین سہروردی، شیخ ابو عبداللہ، شیخ اسود احمد دینوری، شیخ ممشاد علی دینوری خواجہ جنید بغدادی، خواجہ سری سقطی، خواجہ معروف کرخی، خواجہ داؤد کرخی، خواجہ حبیب عجمی، حضرت امام حسنؓ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ، جناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"[۴]

صاحبِ تاریخِ مشائخ چشت رقمطراز ہیں کہ سہروردی طریقت کے حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی (وفات ۶۳۲ھ ۱۲۳۴ء) حضرت محی الدین عربی کے معصر اور جنید بغدادی کے ہم خیال تھے آپ کی مشہور تالیف عوارف المعارف تصوف و سلوک کی دنیا میں بے حد شہرت و اہمیت کی حامل ہے۔ ابن خلکان سے روایت ہے کہ آپ بغداد کے شیخ المشائخ تھے۔ آپ کے آخری عہد میں آپ کے مرتبہ کا کوئی دوسرا صوفی نہ تھا۔[۵]

"حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء فرماتے ہیں کہ آپ (حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی) حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی کی خدمت میں سترہ روز تک رہے اور اس تھوڑی سی مدت میں اس قدر نعمت حاصل کی جو دوسرے درویشوں کو برسوں میں بھی نصیب نہیں ہوئی تھی"

(فوائد الفواد جلد دوم ص ۱۱۹، مرتبہ میر حسن علا سجزی اردو ترجمہ پروفیسر محمد سرور، علمی اکیڈمی پنجاب لاہور ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۳ء)۔

خرقۂ خلافت پہنانے کے بعد حضرت شیخ الشیوخ نے آپ کو رخصت کیا اور فرمایا کہ تم ملتان جاکر متوطن رہو اور اس ملک کے باشندوں کو فیض پہنچاؤ"[۶]

جب حضرت بہاؤ الدین اپنے مرشد کی اجازت سے رخصت ہونے لگے تو ان کو یہ بھی ہدایت کی گئی کہ

پہلے تاج الاولیاء حضرت شیخ نوح بھکری سے ملاقات کریں پھر ملتان جائیں۔ اس سلسلے میں علامہ غلام مصطفیٰ قاسمی صاحب رقمطراز ہیں:

"نقل است کہ ہرگاہ غوث العالم حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی از خدمت شیخ شہاب الدین سہروردی مرید شدہ سوئی ملتان رخصت یافت، شیخ دیا زمود کہ مریدی رشید از مریدان ما در فرشتہ سند است اورا البتہ خواہی دید کہ او بزارع و فتیلہ و روغن از خود آوردہ جرد یا قلباس محتاج بود۔ قضارا وقتی کہ شیخ بہاؤالدین زکریا بغرشتہ (سند) رسید شیخ نوح کشتی روان بطوفان اجل سوئے جودی فنان کشیدہ بود۵"

علامہ قاسمی کے اس بیان سے ظاہر ہے کہ جب حضرت بہاؤالدین زکریا حضرت نوح بھکری سے ملنے کے لئے بغداد سے سندھ پہنچے اس وقت تک ان کی "حیاتِ نوح" کی کشتی اجل کے ہاتھوں ڈوب چکی تھی۔

حضرت غوث بہاؤالحق ۶۱۴ھ/۱۲۱۷ء میں ملتان آگئے (ارض ملتان ص ۱۹۴، ۱۹۵)

حضرت شہاب الدین سہروردی اور حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی برصغیر پاک و ہند کے اولیاء عظام میں تھے تھے۔ حضرت نوح بھکری سے ملاقات کے لئے حضرت شہاب الدین کی تاکید، اپنے مرشد کے حسب ارشاد حضرت بہاؤالدین کا سندھ میں آنا اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت نوح بھکری اپنی ذات میں ایک جلیل القدر صوفی اور عارفِ باللہ تھے جن کے مقامِ اعلیٰ سے مذکورہ اقطابِ وقت بخوبی واقف تھے۔ تاریخ تصوفِ ہند کا یہ واقعہ اہلِ سندھ کے لئے باعثِ افتخار ہے۔

جیساکہ اوپر عرض کیا جاچکا ہے کہ حضرت مخدوم نوح بھکری نے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی سے خرقۂ خلافت حاصل کرنے کے بعد سندھ میں سلسلۂ سہروردیہ کی ترویج کا آغاز کیا اور یہاں عرفان وسلوک کی ایک نئی درسگاہ کی طرح ڈالی جن کی تصدیق علامہ قاسمی کے ان الفاظ سے ہوتی ہے۔

"اوائلِ قرن ہفتم مخدوم حضرت نوح بھکری سندی از شیخ شہاب الدین سہروردی خرقۂ خلافت را حاصل کردہ در بلاد سندھ رشد و ہدایت و ترویج و اشاعتِ طریقت سہروردی آغاز کردہ و دریں دیار درسگاہِ عرفان وسلوک را طرح نو نہاد۶"

حضرت مخدوم نوح بھکریؒ کی ابدی آرام گاہ قلعہ بھکر کے احاطے میں مرجع خلائق ہے۔

حضرت مخدوم نوح بھکریؒ کے سنِ ولادت اور سنِ وفات کسی تذکرے میں نہیں۔ صاحب ارضِ ملتان[ص ۱۹۵] کے اس بیان کے مطابق کہ حضرت بہاؤالدین زکریا ۶۱۴ھ/۱۲۱۷ء میں بغداد سے سندھ کے راستے ملتان پہنچے۔ قیاس یہ ہے کہ حضرت مخدوم نوح بھکری کا وصال اسی سال یا اس سے دو ایک سال پہلے ہوا ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ان کے عہد کا تعین متعدد تذکروں کی روشنی میں اس طرح کیا جاسکتا ہے کہ ان کا عہد ساتویں صدی ہجری کا وہ زریں عہد جب بغداد میں شیخ شہاب الدین سہروردیؒ (۱۱۴۷ - ۱۲۳۴ء) اور ان کے ہم عصر حضرت محی الدین بن عربیؒ کے علم و عرفان کا طوطی بول رہا تھا۔ ہندوسندھ میں حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء محبوبِ الٰہیؒ (دہلی میں ۶۳۴/۱۲۳۶، ۷۲۵/۱۳۲۴) شیخ بہاؤالدین زکریاؒ (ملتان میں ۵۷۸ - ۶۶۶ھ) حضرت بابا شیخ کبیر خواجہ فریدالدین گنج شکرؒ (پاک پٹن میں ۵۶۹/۱۱۷۳، ۶۶۴ھ/۱۲۶۵ء)[۹] اور سندھ میں حضرت شیخ عثمان مروندی عرف لال شہباز قلندرؒ[۱۰] (۵۷۳/۱۱۷۷، ۶۷۳ھ/۱۲۷۴) کے علم و عرفان، روحانی کرامات، فیوض و برکات سے اہل سندھ و ہند فیض یاب و مستفیض ہو رہے تھے۔ یہ عہد بلاشبہ پورے ہندوستان کے لئے رحمتوں، برکتوں اور ایمان افروز روشنیوں کا عہد تھا۔

یہ وہ عہد تھا جب سندھ اور ملتان پر ناصرالدین قباچہ کی حکمرانی تھی۔ اور ہندوستان کا بادشاہ شمس الدین التمش پایۂ تخت دہلی پر متمکن تھا۔ ان حاکموں کے بعد بھی مخدوم نوح بھکریؒ اور بہاؤالدین ملتانی کی وفات تک سندھ و ہند کی حکومتیں تبدیل ہوتی رہیں[۱۱]۔

حضرت مخدوم نوح بھکری نے سندھ میں ساتویں صدی ہجری میں سہروردیہ طریقت کے جس مدرسہ فکر و عرفان کی داغ بیل ڈالی تھی حضرت مخدوم نوح سرور ہالائی (۹۱۱/۱۵۰۵، ۹۹۸ھ/۱۵۹۰ء) نے دسویں صدی ہجری میں اسے عروج پر پہنچایا۔

حضرت نوح سرور ہالائی اور شیخ بہاؤالدین زکریا کے بعد ان کی اولاد، مریدین و مبلغین کی سندھ میں آمد و سکونت اور تبلیغی مشن کا سلسلہ جاری رہا۔ دسویں صدی ہجری کے اوائل میں حضرت غوث الحق حضرت مخدوم نوح سرور ہالائی قدس سرہ کی ذاتِ بابرکات کی بدولت ہالا (ضلع حیدرآباد) علم و عرفان، تصوف و معرفت اور سہروردیہ سلوک و طریقت کا مرکز بن گیا۔ ہزاروں مشرکین و منکرین حضرت مخدوم نوح ہالائی کے ہاتھوں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اس دیارِ مہران میں کفر و الحاد کی تاریکی چراغ توحید اور

شمعِ رسالت کی روشنیوں سے دور ہوئی ۔ ان کے حلقہ بیعت و ارادت میں ہر مکتبِ فکر و ہر مدرسہ خیال کے غریب، امیر، ہاری، زمیندار اور حاکمانِ وقت شامل ہیں اور علامہ ابو سعید غلام مصطفیٰ قاسمی کے الفاظ ہیں:

"ہم نام مؤسسِ ایں درسگاہ غوث الحق مخدوم نوح سرورؒ ہالائی مانند شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی کہ خانوادۂ ہر دو یکے باشد تاسیس درسگاہ عرفان و سلوک را در ہالا استوار قائم کرد و از فیض و عکسِ ایں آفتاب معرفت ہمہ بلاد سندھ و حوالی او شور و روشن گشت و صدہا ہزار افراد در سلک مریدانِ و معتقدانِ او داخل شدہ بدرجہ احسان و تقریب رسیدند و جانِ نو در طریقت پیدا شد[۱۲]۔"

سندھ کے نامور عالم دین، مفسرِ قرآن، محدثِ وقت، استاد الاساتذہ، پروفیسر علامہ غلام مصطفیٰ قاسمی اسی عبارت کے تسلسل سے آگے ارشاد فرماتے ہیں:

"مخدوم نوح علیہ الرحمۃ بفیضِ شفاہی اکتفاء نفرمودند بلکہ خدمتِ علمی نیز فرمودند کہ ترجمہ فارسی قرآن مجید را تالیف کرد کہ در آں زمان فارسی رسمی و علمی زبان ایں دیار بود و قرآن حکیم اصل و اساس و ماخذ عمومی مولفات تصوف را باشد[۱۳]۔"

حضرت مخدوم نوح ہالائیؒ کے شب و روز ذکر الٰہی، اتباعِ رسولﷺ، عبادت و ریاضت، دینی خدمات کے ساتھ ساتھ علمی و فلاحی مشن ان کی باعمل و باکمال زندگی کا نصب العین تھا ۔ علوم باطنی و علوم روحانی سے وہ بزرگ اکمل تھے ۔ اسلام کے آثارِ علمی و دینی کا مطالعہ بہت وسیع تھا ۔ قرآنِ حکیم کے معانی و مطالب، احادیثِ نبوی کی تفسیر و تشریح اس فصیح آسان اور دلنشین الفاظ اور بصیرت افروز پیرائے میں بیان فرماتے کہ بڑے سے بڑے علماء اور فضلائے وقت حیران و ششدر رہ جاتے ان کے تبحرِ علمی اور افکار و معارف سے مستفید و مستفیض ہوتے ۔ دور دور سے اہل اللہ اور اہل علم قرآنی درس و تدریس کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور فیض یاب ہو کر اٹھتے ۔

حضرت مخدوم نوح ہالائیؒ نے قرآن حکیم کا ترجمہ فارسی میں کیا تمام آیات و کلمات کی تفسیر بھی تحریر فرمائی یہ ترجمہ مع تفسیر نہ صرف سندھ بلکہ پورے برصغیر پاک و ہند میں قرآن مجید کا پہلا مکمل فارسی ترجمہ ہے حضرت شاہ ولی اللہ اور دیگر اکابر و علمائے ہند کے تراجم و تفاسیر حضرت مخدوم نوحؒ کے بعد تالیف ہوئیں ۔

حضرت مخدوم نوح کا یہ فارسی ترجمہ قرآن حکیم حضرت علامہ غلام مصطفیٰ قاسمی صاحب کی تقدیم تحشیہ

تصحیح کے ساتھ سندھ کے فعال علمی و قومی ادارہ سندھی ادبی بورڈ جامشورو کے زیر اہتمام ١٤٠١ھ/١٩٨١ء میں بہت دلکش، رُوح پرور اور ایمان افروز انداز میں شائع ہو چکا ہے۔

حضرت مخدوم نوح ہالائی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں دیارِ سندھ میں سندھی کے علاوہ فارسی زبان کا رواج بھی عام تھا۔ آپ کے ملفوظات، مکتوبات، و ارشادات کا علمی ذخیرہ فارسی زبان میں ہے۔ راقم نے ان کی ایک توضیحی فہرست مرتب کرنے کی کوشش کی ہے۔ حضرت مخدوم نوح سے متعلق ان ملفوظات کے مطالعے سے یہ حقیقت پایہ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ حضرت مخدوم نوح سلسلۂ سہروردیہ کے عظیم مبلغ، ولی کامل اور عارف باللہ ہی نہیں تھے، بلند پایہ عالم دین، مفسر قرآن اور مفکر اسلام بھی تھے۔ انھوں نے سلسلہ سہروردیہ کو اس اعتبار سے زیادہ فعال مستحکم اور موثر بنایا کہ انھوں نے ہمیشہ اپنے مریدین اور اللہ کے دیگر بندوں کو قرآن و حدیث پڑھنے، سمجھنے۔ اور اللہ اور اس کے محبوب ﷺ کی تعلیمات و ہدایات پر عمل کرنے کی بھی تلقین کی۔ علم حاصل کرنے اور علم و عمل کے ذریعے علم و دین کی خدمت کرنے اور عملی زندگی گزارنے پر زور دیا۔ وہ اپنی ذات میں خود سراپا علم و عمل تھے۔ درویشانہ طنطنہ و ماما د بدبہ کے ساتھ امور مملکت میں ان کی حکمت، عملی امور سیاست میں ان کا ادراک اس درجہ مشہور تھا کہ ہند و سندھ کے حاکمان وقت سیاسی و ملکی معاملات میں ہدایات حاصل کرتے اور ان پر عمل کر کے کامرانی و نیکنامی سے ہمکنار ہوتے۔ حضرت غلام نوح ہالائی کے بے شمار کمالات و کرامات کے تذکروں سے صحائفِ تاریخ و تصوف مملو ہیں۔

حضرت مخدوم نوح ہالائی نے ٩٩٨ھ/١٥٩٠ء کو ہالا میں وفات پائی ان کی وفات کے بعد ان کی اولاد اور لاکھوں مریدوں کے ہاتھوں وادئ مہران کے چپے چپے میں سہروردیہ طریقت و معرفت کے چراغ سے چراغ نسل در نسل جلتے رہے ہیں اب ہم سجادہ نشینانِ درگاہ شریف ہالا کے اسمائے گرامی اور عہد بہ عہد ان کی سجادہ نشینی[١٥] کی تفصیل پیش کرتے ہیں جن کے دم سے یہ سرچشمۂ فیض و ہدایت ساتویں صدی ہجری سے تا حال (پندرھویں صدی ہجری) جاری و ساری ہے۔

سجادہ نشینانِ درگاہ مخدوم نوح ہالا

١۔ حضرت غوث الحق مخدوم لطف اللہ عرف مخدوم نوح ہالائیؒ — دستار اول ٩١١ — ٩٩٨ھ

۲۔	〃	مخدوم امین محمد صاحب اولؒ	دستار دوم ۹۵۲ — ۱۰۱۵ھ
۳۔	〃	مخدوم عبدالحمید عرف ابوالخیرؒ	دستار سوم ۹۸۰ — ۱۰۵۰ھ
۴۔	〃	مخدوم محمد عبدالخالق	دستار چہارم ۱۰۳۰ — ۱۰۸۱ھ
۵۔	〃	مخدوم محمد زمان اول	〃 پنجم ۱۰۵۵ — ۱۱۱۷ھ
۶۔	〃	مخدوم میر محمد اول	〃 ششم ۱۱۹۹ — ۱۱۴۹ھ
۷۔	〃	مخدوم محمد زمان ثانی	〃 ہفتم ۱۱۱۹ — ۱۱۸۴ھ
۸۔	〃	مخدوم میر محمد ثانی	〃 ہشتم ۱۱۵۱ — ۱۲۰۲ھ
۹۔	〃	مخدوم محمد زمان ثالث	〃 نہم ۱۱۸۰ — ۱۲۳۲ھ
۱۰۔	〃	مخدوم میرل معصوم	〃 دہم ۱۲۲۱ — ۱۲۲۳ھ
۱۱۔	〃	مخدوم محمد امین ثانی	〃 یازدہم ۱۲۰۵ — ۱۲۵۲ھ
۱۲۔	〃	مخدوم محمد زمان رابع	〃 دوازدہم ۱۲۲۳ — ۱۲۶۹ھ
۱۳۔	〃	مخدوم امین محمد ثالث	〃 سیزدہم ۱۳۵۴ — ۱۳۰۳ھ
۱۴۔	〃	مخدوم محمد زمان خامس	〃 چہاردہم ۱۲۷۸ — ۱۳۳۱ھ
۱۵۔	〃	مخدوم کلیمی الدین عرف پریل جام	〃 پانزدہم ۱۲۸۰ — ۱۳۴۵ھ
۱۶۔	〃	مخدوم غلام محمد عرف گلن جام	〃 شانزدہم ۱۳۰۳ — ۱۳۶۲ھ
۱۷۔	〃	مخدوم محمد زمان سادس طالب المولیٰ	〃 ہفدہم تولد ۹، محرم الحرام ۱۳۳۸ھ

کلیات امین ص ۲۰۸، ۲۰۹)

حضرت مخدوم محمد زمان طالب المولیٰ درگاہ شریف حضرت مخدوم نوح سروریاؒ کے سولہویں سجادہ نشین خانوادۂ مخدومین کے علمی و روحانی اثاثوں کے امین ہیں۔ آپ سروری جماعت کے پیشوا، سلسلہ سہروردیہ کے علمبردار اور ملک کے نامور قومی و سماجی رہنما ہیں۔ حضرت مخدوم طالب المولیٰ علم و فضل میں یکتا، سندھی فارسی، اردو کے جلیل القدر شاعر، ادیب، محقق اور نظم و نثر میں متعدد علمی و ادبی کتابوں کے مصنف و مؤلف ہیں۔ اس کے علاوہ سندھ کے مشہور قومی و علمی اور فعال اور مقبول ادارہ سندھی ادبی بورڈ جام کے موجودہ چیئرمین بھی ہیں۔

حواشی

لہ اس زمانے میں ۱۲۰۲ھ سے ۱۲۲۷ھ تک ناصر الدین قباچہ کی علمداری تھی جو سلطان محمد غوری کا غلام اور قطب الدین ایبک کا داماد تھا۔ قباچہ کی بڑھتی ہوئی طاقت نے ۱۲۲۷ء میں شاہ دہلی سلطان شمس الدین التمش کی تلوار کو دعوتِ پیکار دی فوجیں مقابلے پر آئیں تو قباچہ بھکر کے نزدیک دریائے سندھ پار کرتے ہوئے ڈوب گیا۔ بھکر فتح ہوکر ۶۲۸ھ میں قلمرو ملتان میں داخل ہوا۔ التمش نے فخر الدین ایاز کو ملتان کی علمداری سونپی اور خود دہلی چلا گیا۔ ان دنوں ملتان کی ولایت شرقاً دیپالپور سے لے کر غرباً بھکر تک شمالاً منبع سندھ سے لے کر جنوباً جیسلمیر تک تھی۔ (ارض ملتان، شیخ اکرام الحق ص ۵۴، ۵۵)

لہ تحفۃ الکرام فارسی ج ۳ ص ۱۲۵ مطبع ناصری دہلی۔

لہ حدیقۃ الاولیا (فارسی) مولفہ سید عبد القادر بن سید محمد ہاشم، مقدمہ و تعلیقات پیر حسام الدین راشدی، مطبوعہ سندھی ادبی بورڈ جام شورو ۱۹۶۷ء۔

لہ بزمِ صوفیہ، صباح الدین عبد الرحمٰن (ص ۹۱) مطبوعہ دار المصنفین اعظم گڑھ ۱۹۵۴ء سید محمد اولاد علی گیلانی نے انوارِ غوثیہ شائع کردہ خادمان درگاہ ملتان کے حوالے سے شیخ بہاؤ الدین زکریا کا یہی سلسلۂ طریقت لکھا ہے (اولیاء ملتان، مطبوعہ سنگِ میل پبلی کیشنز لاہور ۱۳۸۳ھ/۱۹۶۳ء ص ۱۳۱)

لہ تاریخ مشائخ چشت ص ۱۱۴، ۱۱۵)

لہ اولیائے ملتان مولفہ سید محمد اولاد علی گیلانی ص ۱۳۲، یہ کتاب کہیں دستیاب نہ تھی۔ راقم کی درخواست پر محبِ گرامی محترمی ڈاکٹر بلال جعفری نے درگاہ ملتان کے کتب خانۂ خاص سے اس کا ایک نسخہ حاصل کرکے اس کی مکمل عکس نقل راقم کو بھجوائی۔ راقم موصوف کا سپاس گزار ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ انھیں اس نیکی کا اجر عطا فرمائے، بفضل تعالیٰ اولیائے ملتان کا یہ نایاب نسخہ (عکس) راقم کے نجی کتب خانے میں موجود و محفوظ ہے جس سے استفادے کی سعادت حاصل ہوتی رہتی ہے۔

لہ القرآن الحکیم فارسی ترجمہ غوث الحق حضرت مخدوم نوح سرور ہالائی سندی، تقدیم، تحشیہ و تصحیح خادم القرآن علامہ ابو سعید غلام مصطفیٰ قاسمی مقدمہ (فارسی) ص ۲۴، مطبوعہ سندھی ادبی بورڈ

جام شورو ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔

۸ ایضاً ص ۲۵۔

۹ نظام الدین اولیا اور فریدالدین گنج شکر کی ولادت و رحلت کے سنین بابائے اردو مولوی عبدالحق کی کتاب "اردو کی نشوونما میں صوفیائے کرام کا کام" (ص ۱۳،۱۶) مطبوعہ انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی، اشاعت پنجم ۱۹۸۶ء سے منقول ہیں

شیخ بہاؤالدین زکریا کی ولادت و وفات دونوں کے سنین کے بارے میں تذکرہ نگاروں میں اختلافات ہیں۔ ہرایک نے مختلف سنین لکھے ہیں۔ ان کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو اولیائے ملتان ص ۱۲۹،۱۳۰،۱۴۷،۱۴۸۔

۱۰ ملاحظہ ہو مہران نقش، مصنفہ ڈاکٹر دفا راشدی مطبوعہ مکتبہ اشاعت اردو کراچی ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

۱۱ بزم مملوکیہ (ص ۳۵ تا ۶۰) مرتبہ صباح الدین عبدالرحمن مطبوعہ مطبع دارالمعارف اعظم گڑھ ۱۹۵۴ء

تاریخ سندھ حصہ اول (ص ۳۳۸ تا ۳۶۳) اعجازالحق قدوسی۔ مرکزی اردو بورڈ لاہور ۱۹۷۱ء

۱۲ مقدمہ (فارسی) علامہ قاسمی ص ۲۵،۲۶ مشمولہ القرآن الحکیم فارسی ترجمہ حضرت مخدوم نوح ہالائی۔

۱۳ ایضاً ص ۲۶۔

۱۴ مخدوم غلام نوح کے یہ تمام علمی ذخیرے مخطوطات کی صورت میں موجودہ سجادہ نشین درگاہ حضرت مخدوم نوح، حضرت مخدوم الزمان طالب المولیٰ کے نجی کتب خانے کے علاوہ سندھی ادبی بورڈ اور سندھ یونیورسٹی جامشورو میں محفوظ ہیں

۱۵ ماخوذ از کلیات امین مجموعہ کلام حضرت مخدوم محمد امین ہالائی، مرتبہ پروفیسر محبوب علی چنا ص ۲۰۸، ۲۰۹۔

۱۶ تفصیلی معلومات کے لئے ملاحظہ ہو "سروري جماعت جوڙ ھڙ ۽ اديسي طريقو" از مخدوم محمد زمان طالب المولیٰ مشمولہ سہ ماہی مہران جامشورو، جنوری، مارچ ۱۹۹۰ء مطبوعہ سندھی ادبی بورڈ زیرادارت نفیس احمد شیخ راقم حبیب اللہ صدیقی ہالائی کا ممنون ہے جن کی نوازش سے سندھی ادبی بورڈ کی مطبوعات سے استفادے کی سعادت حاصل ہوئی۔

۱